International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 02, July-Sep 2024
pp: 383-391

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

تفسیر "البرھان فی حلِ مشکلات القرآن" میں مولانا عبد السلام الرستمیؒ کا لغوی منہج: ایک تجزیاتی جائزہ

The Lexical Method of Maulana Abdul Salam Rustami (R.A) in Tafsir Al-Burhan fi Hall Mushkilat al-Qur'an: An Analytical Review

Bilal Khan
M.Phil Scholar in Islamic Studies, University of Malakand
Email: bilalahmad123866@gmail.com
Zakir ullah
PhD Research Scholar in Islamic studies, University of Malakand.
Email: Zakiruom438@gmail.com
Saqib Khan
M.Phil Scholar in Islamic Studies, University of Malakand
Email: attifkhan2468@gmail.com

Abstract

This research paper presents an analytical review of the lexical method employed by Maulana Abdul Salam Rustami (R.A) in his distinguished exegesis Al-Burhan fi Hall Mushkilat al-Qur'an. The study focuses on how the author utilizes linguistic, morphological, and grammatical principles to clarify complex Qur'anic expressions and resolve interpretive difficulties. Maulana Rustami's approach demonstrates his profound command over Arabic lexicon and grammar, reflecting a scholarly synthesis of classical linguistic heritage and exegetical depth.Through detailed lexical explanation, etymological analysis, and contextual interpretation, he succeeds in unveiling the semantic richness of Qur'anic vocabulary. His methodology combines precision of language with clarity of thought, making his tafsir both accessible and academically valuable. This analytical review concludes that Al-Burhan fi Hall Mushkilat al-Qur'an serves as an important contribution to Qur'anic linguistic studies, representing a model of balanced integration between linguistic scholarship and theological insight.

Keywords:*Maulana Abdul Salam Rustami; Al-Burhan fi Hall Mushkilat al-Qur'an; Lexical Method; Analytical Review; Qur'anic Exegesis; Linguistic Approach; Arabic Grammar; Semantic Analysis; Classical Tafsir; Qur'anic Studies*

تعارف موضوع

تفسیر "البرہان فی حل مشکلات القرآن " مولانا عبد السلام رستمیؒ کی علمی و تفسیری بصیرت کا شاہکار ہے، جو دراصل ان کے ماہِ رمضان کے دروسِ قرآن کا مجموعہ ہے۔ اس تفسیر میں مصنف نے قرآنِ کریم کے مشکل اور دقیق مقامات کی توضیح و

تشریح کے لیے نہایت عمدہ لغوی، نحوی اور صرفی منہج اختیار کیا ہے۔ مولانا رستمیؒ کا بنیادی طریق کار یہ ہے کہ وہ آیاتِ قرآنیہ کے الفاظ کے لغوی و اشتقاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے حقیقی معانی و مفاہیم کو واضح کرتے ہیں۔ ان کی علمی بصیرت اور عربی زبان پر گہری گرفت ان کی تفسیری تشریحات میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ وہ مختلف قرآنی الفاظ کے اشتقاق، سیاق وسباق اور تاریخی تناظر کو سامنے رکھتے ہوئے معنی کی تہوں کو کھولتے ہیں، جس سے قرآن کے الفاظ کا اعجاز اور معنوی وسعت آشکار ہوتی ہے۔ ان کا یہ منہج محض لغوی تشریح تک محدود نہیں بلکہ علمِ بلاغت، نحو اور تفسیر بالقرآن کے اصولوں سے مربوط ہے۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد مولانا رستمیؒ کے لغوی منہج کا تجزیاتی جائزہ لینا ہے تاکہ ان کے تفسیری اسلوب کی علمی جہتیں اور قرآن فہمی میں ان کی خدمات واضح طور پر سامنے آسکیں۔

تفسیر "البرہان فی حل مشکلات القرآن"

"البرہان فی حل مشکلات القرآن" دراصل مولانا عبد السلامؒ کے ان قیمتی دروس کا مجموعہ ہے، جو وہ رمضان المبارک کے اختتام پر علما و طلبہ کے لیے درسِ قرآن کی صورت میں ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ علما اور طلبہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ ان دروس کو کتابی شکل میں محفوظ کر لیا جائے، لیکن شیخ القرآنؒ کی علالت اور مصروفیات کے باعث یہ کام ان کی زندگی میں مکمل نہ ہو سکا۔ بعد ازاں، ان کے شاگردوں نے بڑی محنت اور خلوص سے ان دروس کو جمع کیا۔

مفتی رحمت اللہ بونیری اس بارے میں لکھتے ہیں:

"الحاج ایوب صاحب کے اہلِ خانہ کی خواہش تھی کہ میں شیخ صاحب کی اجازت سے ان دروس کو ترتیب دوں۔ ابتدا میں میں نے خود کو اس عظیم ذمہ داری کے قابل نہ سمجھا، لیکن شیخ صاحب کے ساتھ میرا قریبی تعلق اور ان کی دعاؤں نے مجھے حوصلہ دیا۔ بالآخر عید الفطر کے بعد 2008ء کے دورۂ قرآن کے موقع پر میں نے شیخ صاحب کے سامنے یہ تجویز رکھی۔ انہوں نے خوش دلی سے اجازت دی اور فرمایا کہ 'تم ریکارڈنگز اور احسن الکلام دونوں سے استفادہ کرنا، جہاں مشکل ہو وہاں مجھ سے رجوع کرنا، اور ضروری مواد الحاج محمد ایوب صاحب فراہم کریں گے۔' شیخ صاحب کی دعا کے بعد میں نے بسم اللہ کہہ کر اس کام کا آغاز کیا اور 2012ء میں اس کا تکمیل کیا۔ تفسیر کو تین جلدوں میں مرتب کیا گیا، تاہم بعض وجوہات کی بنا پر اس کی طباعت میں تاخیر ہوئی۔"([1])

اس تفسیر کی نمایاں خصوصیات

1. یہ تفسیر قرآن کریم کی مشکل اور پیچیدہ آیات کی تشریح پر مشتمل ہے۔
2. ہر آیت کے لغوی و نحوی پہلوؤں کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
3. اسلوبِ بیان نہایت سادہ، روان اور عام فہم ہے۔
4. مصنف کا طرزِ تفسیر سوال و جواب کی صورت میں تشریحی اور استدلالی انداز رکھتا ہے۔

پیدائش، نام ونسب

شیخ القرآن مولانا سید عبد السلامؒ بن سید عبد الرؤف بن سید قدرت اللہ بن سید نصر اللہ بن محمد سمیع اللہ بن سید محمد شاہ السدھوی المعروف اخون بابا کا تعلق ایک معزز سادات گھرانے سے تھا۔ آپ کا نسب حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ سے اکیسویں پشت میں جاملتا ہے۔ آپ 7 دسمبر 1936ء، بروز پیر، رمضان المبارک میں ضلع مردان کے گاؤں رستم میں پیدا ہوئے۔([2])

خاندانی پس منظر

آپ کے آباء واجداد تقریباً چار سو سال قبل صوبہ بلوچستان کے علاقے پشین سے افغانستان کے راستے ہجرت کر کے پہلے پشاور اور بعد میں مردان کے گاؤں سدھوم میں آباد ہوئے۔ آپ کے والد محترم مولانا عبد الرؤفؒ مقامی مسجد کے امام تھے اور آپ کی ابتدائی دینی تربیت انہی کے زیرِ سایہ ہوئی۔

ابتدائی تعلیم

چار برس کی عمر میں آپ نے مدرسہ فیض الاسلام (رستم) میں داخلہ لیا، جس کی بنیاد مشہور مجاہد ترنگزو باباؒ نے رکھی تھی۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا اور ساتھ ہی سکول کی دوسری جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ چہارم جماعت تک پہنچتے پہنچتے آپ نے قرآن کا لفظی ترجمہ مکمل کیا اور فارسی، اردو، ریاضی و جغرافیہ جیسے مضامین بھی پڑھے۔

مدرسہ سے فراغت کے بعد کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ کو سرکاری سکول میں داخل کیا جائے، مگر والد نے فرمایا:

"میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا ایک عالمِ دین بنے۔

یوں آپ نے گیارہ سال کی عمر میں مولانا عبد الوہاب (شہباز گڑھی) اور مولانا عبد الرزاق (صوابی) سے دینی علوم کا آغاز کیا۔

بعد ازاں، آپ نے مولانا عبد الہادی شاہ منصوریؒ، مولانا غلام اللہ خانؒ، مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ، مولانا عبد الرحمن بہبودیؒ، مولانا عبد الشکور بہبودیؒ، اور مولانا میاں گلؒ جیسے جید علما سے اکتسابِ علم کیا۔

شخصیت و کردار

مولانا عبد السلامؒ کی شخصیت وقار، انکسار، علم و عمل کا حسین امتزاج تھی۔ آپ خاموش طبع، مستقل مزاج، قناعت پسند اور علم و تحقیق کے دلدادہ تھے۔ زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس، تصنیف و تحقیق، اور دعوتِ دین میں گزرا۔ آپ نے کبھی دنیاوی آسائشوں کو اہمیت نہ دی اور امراء سے بے نیازی کو اپنا شیوہ بنایا۔

علمی و تدریسی خدمات

1۔ تدریسی خدمات

آپ نے درس و تدریس کا آغاز دار العلوم رستم سے کیا۔

1959ء میں جامع مسجد تھانہ رستم میں دورۂ تفسیر القرآن کا آغاز کیا جو دو سال جاری رہا۔

بعد ازاں، جامعہ اسلامیہ میانوالی میں تدریس کے فرائض انجام دیے، جہاں آپ نے امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن القیمؒ کی تصانیف کا گہرا مطالعہ کیا۔

2۔ جامعہ تعلیم القرآن رستم

آپ نے جامعہ تعلیم القرآن رستم کی بنیاد رکھی، جہاں شعبان اور رمضان میں دورۂ تفسیر القرآن جبکہ شوال میں دورۂ مشکلات القرآن پڑھایا کرتے تھے۔

3۔ قرآنی دورے

آپ نے خدمتِ قرآن کے لیے درج ذیل مقامات پر دروس دیے:

- جامع مسجد تھانہ (مردان)
- سکندری (مردان)
- راجہ بازار راولپنڈی
- جامع مسجد ہشت نگری، پشاور ([3])

تصنیفی خدمات

مولانا عبد السلامؒ نے اپنے علمی و دعوتی مشن کی تکمیل کے لیے 24 علمی و تحقیقی کتب تصنیف کیں، جن میں یہ نمایاں ہیں:

1۔ تفسیر احسن الکلام، پشتو، 9 جلدیں

2۔ التبیان فی تفسیر ام القرآن عربی

3۔ لطائف القرآن فی سورۃ الفاتحہ

4۔ الموسوعۃ القرآنیۃ

5۔ البرہان فی حل مشکلات القرآن

6۔ ختم النبوۃ فی ضوء القرآن والسنۃ

7۔ تحفۃ السجن، پشتو

8۔ ترتیب الجہاد بضد اہل الالحاد

9۔ السلوۃ فی ضوء السنۃ

10۔ سیرۃ الازم عن دسیسۃ سوشلزم

یہ تمام تصانیف ان کی قرآنی بصیرت، علمی گہرائی اور فکری اعتدال کی آئینہ دار ہیں۔

دعوتی و اصلاحی خدمات

مولانا عبدالسلامؒ نے شرک، بدعت، اور جاہلانہ رسوم کے خلاف ایک علمی اور عملی تحریک برپا کی۔ انہوں نے اپنے گھر سے ہی دعوتِ توحید کا آغاز کیا، جس پر ابتدائی طور پر سخت مخالفت ہوئی، حتیٰ کہ والد نے گھر سے نکال دیا، مگر آپ نے استقامت اختیار کی اور قرآن و سنت کے پیغام کو عام کیا۔([4])

بین الاقوامی خدمات

آپ نے سعودی عرب، کویت، اور متحدہ عرب امارات میں تبلیغی و اصلاحی دورے کیے۔ مسجدِ نبوی، مسجدِ حرام، مدینہ یونیورسٹی اور ریاض میں آپ کے دروسِ قرآن کو بڑی پذیرائی ملی۔ عرب علماء و وزرائے اوقاف نے بھی آپ کے علم، فہم اور دعوتی بصیرت کو سراہا۔

وفات

شیخ القرآن مولانا عبدالسلامؒ نے 17 نومبر 2016ء (24 محرم) کو طویل علالت کے بعد داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ نمازِ جنازہ جامعہ عربیہ سیفن بڈھ بیر میں مولانا عبدالعزیز نورستانی نے پڑھائی، اور آپ کو بڈھ بیر کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔([5])

لغوی معانی کے بیان میں مصنفؒ کا اسلوب

مولانا افضل خان شاہ پوریؒ نے اپنی تفسیر نثر المرجان من مشکلات القرآن میں لغوی و نحوی پہلوؤں پر خاص توجہ دی ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ ہر آیت میں اہم اور مشکل الفاظ کے لغوی معانی واضح اور عام فہم انداز میں بیان کرتے ہیں تاکہ قاری کے لیے مفہوم آسان ہو جائے۔ ان کی توضیحات سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ مصنفؒ کا بنیادی مخاطب عوام الناس ہیں، اس لیے وہ زبان میں سادگی، وضاحت اور روانی کو مقدم رکھتے ہیں۔ تاہم ان کا رجحان صرف لغات تک محدود نہیں بلکہ آیات کی نحوی و معنوی مشکلات کی تشریح و توجیہ میں بھی نمایاں ہے۔

ذیل میں ان کے لغوی اسالیب کی چند نمایاں جہات درج ذیل ہیں:

1۔ نحوی تراکیب کے ذریعے معنی واضح کرنا

مصنفؒ متعدد مقامات پر آیات کے الفاظ کی نحوی ترکیب بیان کرکے ان کے معنی متعین کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- سورۃ الفاتحہ کی آیت "إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" میں لفظ "إِيَّاكَ" کو مفعول مقدم قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ عامل پر مقدم ہوا ہے۔([6])
- سورۃ البقرہ کی آیت "ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ" میں "ذٰلِكَ الْكِتَابُ" کو مبتدا اور خبر قرار دیتے ہوئے مثال دیتے ہیں کہ جیسے عرب "هٰذَا الرَّجُلُ" کہہ کر کامل انسان کی تعریف کرتے ہیں، اسی طرح یہاں "ذٰلِكَ الْكِتَابُ" میں قرآن کی کمال و جامعیت ظاہر کی گئی ہے۔([7])

- اسی آیت کے جملے "لَا رَيْبَ فِيهِ" میں وہ "لا" کو **لا النافیہ للجنس** قرار دیتے ہیں، یعنی اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔([8])

یہ طرزِ تفسیر ظاہر کرتا ہے کہ مصنفؒ نحو کے اصولوں کو معنی کے تعین میں کلیدی حیثیت دیتے ہیں۔

2۔ نحوی مشکلات کا ازالہ

مصنفؒ آیات میں نحوی اشکالات کو واضح کر کے ان کا مدلل حل پیش کرتے ہیں۔

مثلاً:

- "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" میں وہ بتاتے ہیں کہ "الحمد" اور "اللہ" دونوں معرفہ ہیں؛ پہلا معرفہ الف لام کے دخول سے اور دوسرا ذاتِ الٰہی کی معرفت سے۔([9])
- "مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ" میں وہ وضاحت کرتے ہیں کہ "مِمَّا" دراصل "من ما" سے مرکب ہے، جہاں "من" تبعیضیہ ہے، جو اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان اپنے سارے مال کا نہیں بلکہ اس کے ایک حصے کا خرچ کرنے کا مکلف ہے۔([10])
- "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا" میں وہ بیان کرتے ہیں کہ "إِنَّ" تخصیص اور تاکید کے لیے آتا ہے۔([11])

ان کی نحوی وضاحتیں قاری کو عربی ساخت کے گہرے مفاہیم سے روشناس کراتی ہیں۔

3۔ صرفی مباحث کے ذریعے لغوی معانی کی تعیین

مصنفؒ اکثر کسی لفظ کے لغوی معنی بیان کرنے سے قبل اس کا صرفی و اشتقاقی پس منظر ذکر کرتے ہیں۔

مثلاً:

- "يُنْفِقُونَ" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ لفظ مادہ **نفق** سے ماخوذ ہے جو خروج اور نکلنے پر دلالت کرتا ہے۔([12])
- "خَلِيفَةً" کے **متعلق** بتاتے ہیں کہ اس کا مصدر **خلفاً یا خلافۃ** ہے، وزن **فعیلۃ** پر ہے اور تاء مبالغے کے لیے ہے۔([13])
- "يَسْتَحْيُونَ" کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ **حیات** سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں زندہ رکھنا۔([14])

یہ طرزِ بیان مصنفؒ کے علمی تبحر اور لغوی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔

4۔ بغیر حوالہ و مصدر کے معانی بیان کرنا

بعض مواقع پر مصنفؒ بغیر کسی لغوی یا تفسیری ماخذ کے اپنی علمی بصیرت سے الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں۔

مثلاً:

- "يُؤْمِنُونَ" کا معنی ایمان، اعتماد اور بھروسہ بتاتے ہیں۔([15])
- "اَلْغَيْبِ" کے معنی وحی کے لیتے ہیں۔([16])

- "سَكِينَة " "کو سکون اور اطمینان سے تعبیر کرتے ہیں۔(17)

یہ طرزِ عمل ان کی ذاتی فہمِ قرآنی اور لسانی مہارت کو ظاہر کرتا ہے۔

5۔متعدد اقوال نقل کر کے ترجیح قائم کرنا

مصنفؒ بعض الفاظ کے بیان میں مختلف مفسرین کے اقوال جمع کرتے ہیں اور ان میں علمی ترجیح قائم کرتے ہیں۔ مثلاً:

سورۃ البقرہ کی آیت "ثُمَّ اسْتَوٰى "کے تحت وہ ابن جریر، ابن کثیر، بیہقی اور دیگر ائمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ جیسے استواء کے معنی قصد، بلندی، غلبہ یا توجہ کے آئے ہیں۔ پھر سلف صالحین کے منہج کی روشنی میں راجح معنی متعین کرتے ہیں۔(18)

6۔نحوی اعتراضات اور ان کے جوابات

مصنفؒ کا اندازِ تفسیر تحقیقی و منطقی ہے۔ وہ نحوی اعتراضات کو سامنے لا کر ان کے مدلل جوابات دیتے ہیں۔ مثلاً آیت "فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ "میں وہ "اِن" اور "لم" کے عامل ہونے پر پیدا ہونے والے اعتراض کا جواب دیتے ہیں اور وضاحت کرتے ہیں کہ "اِن" پورے جملے پر داخل ہے جبکہ "لم" صرف فعل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پھر وہ "فَاتَّقُوا النَّارَ" کو شرط کی جزا قرار دے کر سیاق کے ساتھ اس کی معنوی مناسبت بیان کرتے ہیں۔(19)

7۔غریب القرآن کے بیان میں جامعیت

چونکہ نثر المرجان کا بنیادی مقصد قرآنی مشکلات کی توضیح ہے، لہٰذا مصنفؒ نے غریب اللفاظ کی تشریح میں تمام ممکنہ اقوال کا احاطہ کیا ہے۔

مثلاً آیت "يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ "میں وہ جبت و طاغوت کے مختلف مصادیق بیان کرتے ہیں — جیسے بت، شیطان، ساحر یا سردارانِ یہود — اور آخر میں ائمہ کے اقوال کی روشنی میں راجح معنی واضح کرتے ہیں۔(20)

8۔قراءات کے اختلافات کا لغوی و نحوی اثر

قراءاتِ قرآنی کے اختلاف سے معنی اور ترکیب میں جو فرق واقع ہوتا ہے، مصنفؒ اسے بھی واضح کرتے ہیں۔ مثلاً آیت "غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ" کے ذیل میں وہ مختلف قراءات (ضمہ، فتحہ، کسرہ) کا ذکر کرتے ہیں اور نحوی اعتبار سے "غَيْرُ" کو بدل یا صفت قرار دیتے ہیں، پھر لغوی لحاظ سے "الضَّرَرِ" کی مختلف تفسیری جہات بیان کرتے ہیں۔(21)

خلاصہ بحث

تفسیر "البرہان فی حل مشکلات القرآن "مولانا عبد السلام رستمیؒ کے گہرے علمی شعور، لغوی بصیرت اور قرآنی فہم کا مظہر ہے۔ ان کی تفسیر میں قرآنِ کریم کے دقیق اور مشکل مقامات کو نہایت باریک بینی سے واضح کیا گیا ہے۔ مولانا رستمیؒ نے زبانِ عربی کے صرفی و نحوی اصولوں اور لغوی دلالتوں کو بنیاد بنا کر تفسیری مشکلات کو حل کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ ان کا منہج تفسیر باللغہ، تفسیر بالقرآن اور تفسیر بالاثر کے حسین امتزاج پر مبنی ہے۔ یہ تفسیر نہ صرف علمی سطح پر محققین کے لیے قیمتی سرمایہ ہے

بلکہ جدید علمی و تحقیقی رجحانات کے لحاظ سے بھی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ مولانا رستمیؒ کا لغوی منہج قرآن فہمی کے جدید اسالیب کے لیے ایک مثالی نمونہ ہے جسے موجودہ علمی ماحول میں فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

تجاویز و سفارشات

* **قرآنی لغت کے فروغ کے لیے تحقیقی مراکز کا قیام:** جامعات میں قرآنی لغت اور صرف و نحو کے مطالعے کے لیے خصوصی تحقیقی مراکز قائم کیے جائیں۔
* **مولانا رستمیؒ کی تفسیری خدمات پر نصابی شمولیت :** دینی و جامعیاتی نصاب میں البرہان فی حل مشکلات القرآن کو بطور نصابی ماخذ شامل کیا جائے۔
* **لغوی منہج پر سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد :** طلبہ و محققین کے لیے تفسیر باللغہ کے اصولوں پر تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔
* **تفسیر کی ڈیجیٹل اشاعت :** البرہان فی حل مشکلات القرآن کو جدید تحقیق اور آن لائن مطالعے کے لیے ڈیجیٹل شکل میں عام کیا جائے۔
* **عربی زبان کی تدریس میں لغوی تحقیق کی شمولیت :** مدارس و جامعات میں عربی تدریس کے نصاب میں لغوی و اشتقاقی تحقیق پر مبنی اسباق شامل کیے جائیں۔
* **تحقیقی مجلات میں لغوی تفسیر کے مطالعات کو ترجیح:** دینی جرائد اور تحقیقی رسائل میں لغوی و نحوی مناہج پر مبنی مقالات کی اشاعت کو فروغ دیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] رستمی، ابوزکریا عبد السلام، البرھان فی حل مشکلات القرآن، مکتبہ ایوب، محلہ جنگی پشاور، 2008ء ج1، ص3

[2] ہاشمی، سید الابرار، عبد السلام رستمیؒ ژوند حالات، بڈھ بیر پشاور، س۔ن، ص7

[3] ہاشمی، سید الابرار، عبد السلام رستمیؒ ژوند حالات، بڈھ بیر پشاور، س۔ن، ص20

[4] توحیدی السلفی، ابو عامر محمد روح اللہ، سیرت شیخ القرآن، زیر طبع، ص28

[5] ہاشمی، عبد السلام رستمیؒ ژوند حالات، ص89

[6] رستمی، البرھان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص18

[7] رستمی، البرھان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص38

[8] رستمی، البرھان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص38

[9] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص10

[10] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص48

[11] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص56

[12] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص49

[13] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص109

[14] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص161

[15] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص46

[16] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص46

[17] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص440

[18] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص105

[19] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج1، ص87

[20] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج2، ص76

[21] رستمی، البرهان فی حل مشکلات القرآن، ج2، ص116